بھی زیادہ فرق ہے۔ چنانچہ کراچی کے مختلف مواسم میں ۱۳ تا ۱۵ منٹ فرق ہے، اور مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں میں اس سے بھی زیادہ۔ اس اختلاف کا عبادات پر اثر پڑنا لازمی ہے۔ چنانچہ رمضان المبارک میں شہر کی بہت سی مساجد میں جنتریوں میں دیئے ہوئے وقت سے صرف دس منٹ کے بعد جماعت قائم ہو جاتی ہے، اور اذانیں تو ہمیشہ ہی قبل از وقت ہوتی ہیں۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر میں اسے بہت جلد دارالعلوم کراچی، مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی اور اشرف المدارس ناظم آباد کراچی کی مشترک مجلس تحقیق میں پیش کرنے والا ہوں، لہذا اگر کوئی صاحب اس بارہ میں مزید معلومات رکھتے ہوں یا انہیں تحقیق مذکور سے اختلاف ہو تو وہ بعجلت ممکنہ راقم الحروف کو مطلع فرما دیں تاکہ علماء کرام کی مجلس میں یہ آراء بھی زیر بحث آسکیں۔

رشید احمد عفی عنہ

مفتی اشرف المدارس ناظم آباد۔ کراچی

معاشی نظام کا زیر غور خاکہ اس پُر فتن دور میں ماہنامہ الحق جس جرأت اور بیباکی کے ساتھ ملک وملت کی خدمت انجام دے رہا ہے، شاید ہی کوئی دوسرا مجلہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ اس کو احیائے دین کی کوششوں کیلئے درخشندہ و پائندہ رکھے۔

اس شمارہ میں "ایک اسلامی مملکت کا معاشی نظام" کیلئے جو مسودہ مجلس علماء نے تیار کیا ہے۔ اسے دیکھ کر خوشی ہوئی۔ آپ کے توسط سے جمعیۃ العلماء اسلام کی مجلس علماء کی خدمت میں مجھے دو باتیں عرض کرنی ہیں جو مجھے مضمون کے مطالعہ سے پیش آئی ہیں۔ امید ہے وہ ان پر غور فرما کر بندہ کو مطمئن فرمائے گی۔

۱۔ رہن کے متعلق جو لکھا گیا ہے۔ "کہ اگر مرتہن نے انتفاع بالمرہون کی شرط لگائی ہو۔ یا المعروف کالمشروط کے طور پر اس سے انتفاع کر رہا ہو، وہ رہن فاسد ہے، لہذا زمین مرہون راہن کیطرف بلاتوقف لوٹائی جائے گی" تو اب کفایہ شرح ہدایہ کی اس عبارت اما الرھن فلا یفسد بالشرط الفاسد لانہ تبرع کالھبۃ کا کیا معنی لیا جائے گا۔ کفایہ کے الفاظ تو مطلق ہیں، خواہ شرط راہن کی طرف سے ہو یا مرتہن کی طرف سے۔ نیز اگر مرتہن یہ انتفاع راہن کی اجازت سے کر رہا ہو، تو پھر کیا حکم ہے۔؟ حاشیہ شرح وقایہ پر ہے: قال فی المبسوط ولیس للمرتھن ان ینتفع بالمرھون الا باذن الراھن فاذا اذن لہ جاز ان یفعل